

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ کیم جولائی 2008ء بمقابلہ 26 جمادی الثانی 1429ھ جری بروز منگل بوقت صبح گیارہ بجکر پندرہ منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر محمد اسلام بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرْكِ إِلَّا سُفَلٌ مِّنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَأْبُوا
 وَأَصْلَحُوهُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوهُ دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ طَوَّسُوف
 يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ مَا يَفْعُلُ اللَّهُ بِعَدَابِكُمْ إِنْ شَكُرْتُمْ
 وَأَمْنَتُمْ طَوَّسُوفَ كَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيًّا ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

(پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۱۳۵ تا ۱۴۷)

ترجمہ: بے شک منافق ہیں سب سے نیچے درجہ میں دوزخ کے، اور ہرگز نہ پائے گا تو ان کے واسطے کوئی مددگار۔ مگر جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کی اور مضبوط پکڑ اللہ کو اور خالص حکم بردار ہوئے اللہ کے سو وہ ہیں ایمان والوں کے ساتھ اور جلد دے گا اللہ ایمان والوں کو بڑا ثواب۔ کیا کرے گا اللہ تم کو عذاب کر کے اگر تم حق کو مانو اور یقین رکھو اور اللہ قد ردا ن ہے سب کچھ جانے والا ہے۔

جناب اسپیکر: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ میں منتخب اراکین اسمبلی نوابزادہ طارق مکسی صاحب، پیر عبد القادر گیلانی صاحب اور اسفندیار خان کا کثر صاحب کو اپنی کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور ہاؤس میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ (معززار اکین نے ڈیک بجائے) اب میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنی نشتوں پر کھڑے ہو کر حلف لیں۔ (معززار اکین نے حلف لیا) (معززار اکین نے ڈیک بجائے) جناب اسپیکر: مبارک ہو۔ اب جن معززار اکین نے حلف اٹھایا ہے وہ ممبر زرول پر دخنخڑ کریں۔

جی سردار شناء اللہ!

سردار شناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): بس وہ کر لیں دستخط۔

معزز اکین نے ممبر زرول پر اپنے دستخط ثابت کئے۔

جناب اسپیکر: کوئی سوال نہ ہونے کی وجہ سے وقفہ سوالات معطل کیا جاتا ہے۔ جی سردار شناء اللہ صاحب

On a point of order.

سردار شناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): میں اپنی طرف سے اس ہاؤس کی طرف سے منتخب

ممبر ان اسمبلی کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں جو بھاری اکثریت سے کامیاب ہو کر آئے ہیں

اور عوام کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ معزز اکین جو اسکی صلاحیت رکھتے تھے ان کو منتخب کر کے یہاں

اس اسمبلی میں بھیجا اس سے پہلے بھی یہاں پر طارق خان مگسی صاحب ممبر رہ چکے ہیں پیر صاحب نیشنل

اسمبلی کے ممبر رہ چکے ہیں اور اسفندیار خان کا کڑچونکہ نئے لیکن انکے جو پچھا تھے وہ سیزن پالیٹشنس تھے اللہ

ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہم سب سے امید یہی رکھتے ہیں کہ وہ اپنے جو پیش رو تھے انکے

پیروکار تھے انکے نقش قدم پر چلیں گے اور جس کرسی پر آپ بیٹھے ہوئے ہیں 1985ء میں (مرحوم) جس

کے جان نشین اسفندیار کا کڑ ہیں مرحوم سرور خان کا کڑ یہاں بیٹھا کرتے تھے تو ہم توقع رکھتے ہیں اس

ہاؤس کے ڈیکورم کا بھی خیال رکھیں گے اور جو بلوچستان ہاؤس کی روایتیں رہی ہیں قبائلی حوالے سے یا

دوسرے حوالوں سے جو بلوچستان ہاؤس کا ایک respect اور عزت اپنے حوالے سے رہی ہے اس کا

بھی خیال رکھیں گے اور ہاؤس کو چلانے میں آپ کے ساتھ ہمارے ساتھ سب کے ساتھ تعاون کریں

گے میں ایک دفعہ پھر ان کو اپنے دل کی گہرائیوں سے اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں اور اس ہاؤس کی

جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ جناب اسپیکر! (معزز اکین نے ڈیک بجائے)

جناب اسپیکر: شکریہ! سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اس موقع پر جناب ڈپٹی اسپیکر صدارت کی کرسی پر متمکن ہوئے۔

رخصت کی درخواستیں

سیکرٹری اسمبلی: میر امان اللہ نو تیزی صاحب وزیر انسپورٹ کوئٹہ سے باہر ہیں وزیر صاحب نے رخصت

کے لئے درخواست دی ہے۔

معزز ممبر اسٹبلی مسٹر جعفر جارج اپنی والدہ کو علاج کے لئے اسلام آباد لے گئے ہیں ممبر صاحب نے اجلاس سے رخصت کے لئے درخواست دی ہے۔

میر شاہ نواز مری صاحب وزیر یکھل و ثقافت سرکاری مینگ میں شرکت کی غرض سے کوئی سے باہر ہیں وزیر صاحب نے رخصت کے لئے درخواست دی ہے۔

ممبر اسٹبلی محترمہ شمینہ رازق صاحب نے درخواست بذریعہ اپنے فرزند بھی ہے اور بوجہ بیماری علاج کی غرض سے اسلام آباد میں ہیں ابتداء سے آخر تک روائی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتی ہیں معزز ممبر نے پورے سیشن کیلئے رخصت کی درخواست بھی ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: آیا رخصت کی درخواستیں منظور کی جائیں؟ (رخصتیں منظور ہوئیں)

جی شمع پروین مگسی صاحب!

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹکنالوژی): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اسپیکر! سب سے پہلے میں اسٹبلی کے منتخب ارکان جنہوں نے آج حلف اٹھایا ہے پیر عبد القادر گیلانی صاحب، طارق مگسی صاحب اور اسفندیار خان کا کڑکو اپنی طرف سے اور اپنی تمام خواتین ممبرز کی طرف سے جو یہاں تشریف رکھتی ہیں جیسا کہ سردار صاحب نے کہا ہے کہ سابقہ روایتوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہونگے اور جو یہاں بلوچستان اسٹبلی کے ڈیکورم ہیں ان کو برقرار رکھنے کے لئے ان سے کہا جائے گا اس سے پیشتر بھی وہ اسٹبلی کے رکن رہ چکے ہیں تو یہ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ دنوں میں اس ہاؤس کے ساتھ اور آپ کے ساتھ مل کر کام کریں گے۔ شکریہ!

جناب ڈیپی اسپیکر: میں اپنی طرف سے منتخب ارکین نوابزادہ طارق مگسی، پیر عبد القادر گیلانی اور اسفندیار خان کا کڑکومبارک بادپیش کرتا ہوں۔ صادق عمرانی صاحب!

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر! میں پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے منتخب ارکین اسٹبلی جناب طارق خان مگسی، اسفندیار خان کا کڑ صاحب اور پیر عبد القادر گیلانی صاحب کو مبارک بادپیش کرتا ہوں کہ وہ عوام کے منتخب نمائندے ہو کر اس اسٹبلی میں پہنچے ہیں سردار شناء اللہ

صاحب نے یہاں روایتوں کی باتیں کی ہیں یعنی طارق مگسی صاحب اس پارلیمنٹ کے ممبر پہلے بھی رہ چکے ہیں وہ روایات کو بھی جانتے ہیں اور نواب فیصلی سے تعلق رکھتے ہیں سرور خان کا کڑ کی قربانیاں ہیں وہ اسپیکر بھی رہے وزیر بھی رہے پھر ممبر پارلیمنٹ بھی رہے اور ہمیشہ وہ اپنے حلقے سے کامیاب ہوتے رہے ہیں اور ہمیشہ اس پارلیمنٹ کا حصہ رہے ہیں انہوں نے ہمیشہ بلوچستان کے عوام کی خوشحالی، ترقی اور امن کے لئے کوششیں کی ہیں وہ ہر بلوچستانی کے ہر طبقہ فکر کے لئے قابل قبول شخصیت تھے وہ ایک قابل قدر سماجی شخصیت تھے مجھے امید ہے اسفندیار خان کا کڑ جو اپنے علاقے سے بھاری اکثریت سے جیت کر آئے ہیں وہ علاقے کے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے اور اپنے چچا سرور خان کا کڑ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بلوچستان کی تمام روایات اور علاقے کی ترقی کے لئے کام کریں گے۔ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے جو تینوں ممبران یہاں منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: علی مدد جنک!

حاجی علی مدد جنک (وزیر خوارک): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اپنی طرف سے پاکستان پیپلز پارٹی کی طرف سے جناب اسفندیار خان کا کڑ، طارق مگسی اور پیر عبد القادر گیلانی کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور یہ امید کرتا ہوں کہ تینوں ارکان اسمبلی جس طرح کہ انہیں اس صوبے کے مظلوم عوام نے بھیجا ہے میں ان سے یہ امید کرتا ہوں کہ اس پسمندہ صوبے کے لئے اس غریب عوام کے لئے اپنی خدمات اور جدوجہد جاری رکھ کر بے لوث خدمت کریں گے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: ظہور حسین صاحب!

میر ظہور حسین خان ہوسہ: جناب امیں طارق خان مگسی، اسفندیار خان کا کڑ اور پیر عبد القادر گیلانی کو دولتی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں وہ بھاری مینڈیٹ سے آج کا میاں ہوئے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ صوبے کے ترقیاتی کام اور امن و امان کے لئے کوشش رہیں گے بہت شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: راحیلہ درانی!

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پراسکیوشن ڈیپارٹمنٹ): جناب اسپیکر شکریہ! میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے اپنے نو منتخب اراکین محترم طارق مگسی صاحب، پیر عبد القادر گیلانی صاحب اور

اسفند یار کا کڑ صاحب کو مبارک باد پیش کرتی ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ طارق مگسی صاحب تو ہمارے یہاں پہلے بھی ممبر رہ چکے ہیں وہ ہمارے محترم ساتھی رہے ہیں ہمارے ساتھ انہوں نے پہلے بھی بہت زیادہ تعاون کیا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ جو ہمارے دوسرے اراکین اور ساتھی ہیں وہ ہمارے ساتھ پہلے کی طرح تعاون کریں گے اور یہاں میں یقیناً جناب سرور خان کا کڑ (مرحوم) کی بھی تعریف کروں گی کہ انہوں نے اپنی تمام زندگی مسلم لیگ کے لئے وقف کی اور اپنی سیاسی زندگی میں بے انتہا خدمات انجام دی ہیں اور اپنے تمام علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا رو یہ بے انتہا خوبصورت رہا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور امید رکھتی ہوں کہ اسفند یار خان کا کڑ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عوام اور اپنے علاقے کے لئے خدمات سر انجام دیں گے۔ شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: شکریہ۔ وزیر آپا شی و بر قیات!

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں نو منتخب ممبر پیر عبدالقدار گیلانی، اسفند یار خان کا کڑ اور جناب طارق مگسی کو اپنے دل کی گہرائیوں سے آزاد طریقے سے اپنا کردار ادا کریں گے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: جی محترمہ رقیہ ہاشمی!

محترمہ رقیہ ہاشمی (وزیر بین الصوبائی رابطہ): جناب! میں نو منتخب اراکین اسمبلی کو اسمبلی ممبر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کرتی ہوں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں وہ تینوں سیاسی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور اہم سماجی شخصیت ہیں میں اپنی طرف سے اور خواتین کی طرف سے ان کو خوش آمدید کرتی ہوں جس طرح سے طارق صاحب خاص طور پر کچھلی اسمبلی میں وہ ہمارے ساتھ تھے اور آئندہ بھی تمام ممبران کے ساتھ نہایت احسن طریقے سے اسمبلی کو چلانے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: جی شاہدہ رووف!

محترمہ شاہدہ رووف: شکریہ جناب اسپیکر! میں آج نو منتخب ممبران پیر عبدالقدار گیلانی صاحب، اسفند یار کا کڑ صاحب اور نوابزادہ طارق مگسی صاحب کو اسمبلی آنے پر خوش آمدید کرتی ہوں اور ان سے توقع رکھتی

ہوں کہ وہ اسی میں پوری دلچسپی سے کام کریں گے اور مسائل کو صحیح طریقے سے حل کروانے کی کوشش کریں گے۔ شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: رسم جمالي صاحب!

میر رسم خان جمالي (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): سب سے پہلے میں نوابزادہ طارق مگسی صاحب، پیر عبدالقدار گیلانی اور اسفندیار کا کڑ کو اس اسی میں منتخب ہونے پر مبارک بادپیش کرتا ہوں کہ جس طرح پہلے انہوں نے اس صوبے کی خدمت کی ہے اسی طرح یہ بلوچستان کے عوام کی اور اپنے علاقے کی خدمت کرتے رہیں گے۔ اور نوابزادہ طارق مگسی صاحب میرے بڑے ہیں میں ان سے امید کروں گا کہ میری سرپرستی کریں وہ اس ہال کی سرپرستی کریں جب بھی ہمیں ضرورت پڑی کسی مشکل میں وہ ہمارے بڑے ہو کر سرپرستی کریں شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: کیپٹن عبدالخالق صاحب!

کیپٹن (ر) عبدالخالق اچھزئی (وزیر امورِ نوجوانان): جناب اسپیکر! ویسے توجہ سردار شناء اللہ صاحب نے ان سب کو مبارک بادپیش کر دی ہے اپنی جانب سے اور اس ہاؤس کی جانب سے تو اس پر سب کو اتفاق کرنا چاہئے تھا لیکن چونکہ اب ہر ایک اکیلا اکیلا کیلئے مبارک بادپیش کر رہے ہیں تو میں بھی اپنی جانب سے اور اپنی پارٹی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی جانب سے نوابزادہ طارق مگسی، پیر عبدالقدار گیلانی صاحب اور اسفندیار خان کا کڑ صاحب کو دل کی گھرائیوں سے مبارک بادپیش کرتا ہوں شکریہ!

جناب ڈیٹی اسپیکر: جی جی منظری بی ڈی اے!

حاجی محمد نواز (وزیر بی ڈی اے): میں اپنی طرف سے اور جمیعت العلماء اسلام کی طرف سے نominated اراکین پیر عبدالقدار گیلانی صاحب، طارق مگسی صاحب اور اسفندیار خان کا کڑ صاحب کو جمیعت العلماء اسلام اور اپنی طرف سے دل کی گھرائیوں سے مبارک بادپیش کرتا ہوں اور یہ موقع رکھتا ہوں کہ وہ اس ایوان کی ساکھ کو برقرار رکھتے ہوئے اور اس کو چلانے میں ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کریں گے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: شکریہ! مولوی عبد الصمد!

مولوی عبد الصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): جناب! میں اسفندیار کا کڑ صاحب، پیر

عبدال قادر گیلانی صاحب اور نوابزادہ طارق مگسی صاحب کو مبارک بادپیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ بلکہ پوری اسمبلی کے ساتھ بھر پور تعاون کریں گے۔ جناب! دوسری بات یہ ہے ہمیں کبھی کبھی ہمنہ اور کینٹ جانا پڑتا ہے یا زیارت سے ہمیں کوئی آنا پڑتا ہے تو ہمیں ان ملٹری چیک پوسٹوں پر بہت شک گیا جاتا ہے حالانکہ گاڑی پر منستر کا جھنڈا بھی لگا ہوا ہوتا ہے اور اس کا بورڈ بھی لگا ہوا ہوتا ہے ہم سے تک آمیر تقیش کی جاتی ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: کدھر ہوتا ہے؟

مولوی عبدالصمد آخوندزادہ (وزیر جنگلات و جنگلی حیات): جناب! راستے میں ملٹری چیک پوسٹوں پر تنگ کیا جاتا ہے میں اس کے لئے پورے ایوان سے یہ درخواست کرتا ہوں کے پورا ایوان اس پر بھر پور تعاون کرے۔ ایوان سے کوئی رائے لی جائے بات کی جائے تاکہ منستر صاحبان اور اس ایوان کی کوئی عزت افزائی ہو سکیں۔

جناب ڈیپی اسپیکر: جی۔

محترمہ راحیلہ درانی (وزیر پر اسکیوشن ڈپارٹمنٹ): جناب! میں اس سلسلے میں ایک بات کرنا چاہتی ہوں کہ پرسوں رات میری گاڑی بھی چیک پوسٹ پر روکی گئی تقیش کی گئی وہ یہ کہہ رہے تھے کہ یہ منستر کی گاڑی ہے یا کس کی ہے اس کی کوئی identification نہیں ہے میں اسمبلی سے اور الیس اینڈ جی اے ڈی سے درخواست کروں گی کہ وہ اسمبلی کے تمام وزراء کو گاڑی کے کاغذات دے۔ جس سے پتہ چلے کہ واقعی یہ کسی منستر کی گاڑی ہے۔ کوئی بھی شخص منستر کی گاڑی کا نمبر پلیٹ لگا کر آ کر کے یہاں پکج کر سکتی ہے تو یہ ایک چ بات ہے۔ شک گیا جاتا ہے تو ہمیں محکمہ الیس اینڈ جی اے ڈی کی طرف سے identification ہو جائے ہمارے ڈرائیور کی اور ہماری گاڑی کی تو یہ بہتر ہے شکریہ!

جناب ڈیپی اسپیکر: جی وزیر راعت!

میرا سد اللہ بلوچ (وزیر راعت): شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں منتخب ممبر ان جو بھاری مینڈیٹ کے ساتھ منتخب ہوئے ہیں ان کے بھاری مینڈیٹ کا خیال کرتے ہوئے بلوچستان نیشنل پارٹی عوامی کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے مبارک بادپیش کرتا ہوں بلوچستان کے مظلوم عوام کی خاطروں جدو جہد

کرتے رہیں گے۔ شکریہ!
جناب ڈیپلائی اسپیکر: جی، جی۔

سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): جناب! میں ان کو ذرا یقین دہانی کر ادؤ مخترمہ صاحبہ اور دیگر کا بالکل valid point ہے ان سب کا۔ ان کے پاس کوئی ڈاکو منٹس وغیرہ نہیں ہیں آپ مجھ سے رابطہ کر لیں میں انشاء اللہ سیکرٹری کو ڈائریکشن دے دوں گا جو قانونی جائز کاغذات ہونگے آپ سب کو مہیا کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: جب چھاؤنی میں داخل ہونگے تو اس کے لئے باقاعدہ پاس ہو گا وہ بھی دیا جائے۔
سردار شناع اللہ زہری (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): پاس تو ان کا علیحدہ سے لینا پڑتا ہے جو گاڑیوں کے دیگر ڈاکو منٹس ہوتے ہیں یا جو شفیقیت ہوتا ہے وہ ہم سب کو provide کر دیں گے جتنے بھی ہمارے منسٹر صاحبان ہیں ان سب کو انشاء اللہ گاڑیوں کے کاغذات وغیرہ دے دیں گے۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: صحیح ہے۔ جی، زمرک صاحب!
انجینئر زمرک خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! سب سے پہلے میں اسفندیار خان کا کڑا صاحب، نوابزادہ طارق مگسی صاحب اور پیر عبد القادر گیلانی صاحب کو اپنے دل کی گہرائیوں سے اور عوامی نیشنل پارٹی کی طرف سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ جو محترم اسے میں ہے اس کا احترام کرتے رہیں گے۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: جی، جمالی صاحب!
میرزتم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب! میں یہ بات کر رہا ہوں کہ یقیناً مولا نا صاحب آئے ہونگے تو ان کی گاڑی پر فلیگ ہو گا پاکستان کا فلیگ ہو گا۔ آپ فوجیوں سے کسی جزل صاحب سے یہ بات کریں کہ وہ جس فلیگ کی عزت کرتے ہیں اگر وہ عزت نہیں کرتے ہیں تو ہمیں جھنڈے کی ضرورت نہیں ہے ان کو جھنڈے کا پاس رکھنا چاہئے اس معزز ایوان کا اور ہمارے منسٹر صاحبان کا کیونکہ پاکستان کا فلیگ لگا ہوا ہے۔ پاکستان کے فلیگ والی گاڑی کو اگر روکا جائے تو یہ نامناسب بات ہے۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: صحیح ہے شکریہ۔ جعفر مندوخیل صاحب اپنی تحریک التوانہ نمبر 1 پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر 1

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ حکومت ایک جانب سرکاری ملازمین کو ہر ممکن سہولت دینے، ان کے استحقاق کی ضمانت دیتی ہے اور دوسری جانب زمینی حقوق اس کے برعکس ہے جس کا اندازہ اس حقیقت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ جاپان پروجیکٹ کے تحت بلوجستان بھر میں تعینات سات سو تا ساڑھے سات سو اساتذہ کی گز شستہ سات ماہ یعنی نومبر 2007ء سے تنخوا ہوں کی ادائیگی روک دی گئی ہے۔ اس طرح ماہ نومبر، دسمبر 2007ء کی ادائیگی ماہ جون 2008ء میں کرنے کے بعد باقی ماندہ تنخوا ہیں موجودہ ناپرسان حال انتظامیہ میں آئندہ نومبر 2008ء میں بھی ادائیگی ممکن نظر نہیں آتی ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نویعت کے مسئلے کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: تحریک التواء نمبر 1 پیش ہوئی۔ جناب جعفر خان مندوخیل آپ اپنی تحریک التواء کی admissibility پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! یہ جاپان پروجیکٹ کے تحت اساتذہ جو بھرتی ہوئے ہیں اس محکمہ تعلیم میں ان کی ڈولپمنٹ فنڈ سے ان کو پی اینڈ ڈی نے تنخوا ہیں دیتی ہیں لیکن ان کی چھ مہینے کی تنخوا ہیں نہیں دی گئی ہیں۔ ابھی جا کر کے یہ کچھ پتہ لگا ہے کہ شاید وہ ریلیز کر رہے ہیں یا وہ ریلیز کئی ہوئے ہیں۔ اندازہ لگائیں اس مہنگائی کے زمانے میں ایک اسٹاد کی چھ مہینے کی تنخوا اگر ریلیز نہ ہو جائے تو اس کا گھر اسکا خاندان کیا کرے گا۔ اس طرح محکمہ تعلیم کو اس بات پر توجہ دینی چاہیئے کہ ان کے اپنے جو اساتذہ ہیں ان کو بروقت تنخوا ہوں کی ادائیگی ممکن بنائے اور پی اینڈ ڈی کو یہ توجہ دے دینی چاہیئے کہ جو تنخوا نہیں پروجیکٹ سے ادا کرنی ہے یعنی کہ ڈولپمنٹ فنڈ سے ادا کرنی ہے وہ بھی پی اینڈ ڈی کا حق بتا ہے کہ اس کے اوپر فوری کارروائی کر کے اور فوری یہ تنخوا ہیں ریلیز کرے۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: صحیح ہے۔ جی جی۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: یہ میری اس پر عرض تھی۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: حکومت کی طرف سے اس تحریک پر اپنا موقف واضح ہونا چاہیئے۔

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر! چونکہ یہ معاملہ منسٹر ایجوکیشن کا ہے تو جعفر خان مندوخیل صاحب اُن کے آفس میں جا کر اُن سے یہ معاملہ وہاں پر طے کر لیں۔ چونکہ اسوقت وہ موجود نہیں ہیں تو اصل اور صحیح جواب وہ ہی دے سکتے ہیں۔ thank you

جناب ڈیٹی اسپیکر: حکومت کی ثابت یقین دہانی پر تحریک کی نمائی جاتی ہے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب! میری ریکوئیسٹ ایک یہ ہوگی منظر صاحب سے بھی اور بحیثیت اسپیکر آپ سے بھی کہ وزراء کی یہاں موجودگی یقینی بنائی جائے کیونکہ اسمبلی میں چونکہ اسمبلی نیوکلیس ہوتی ہے تمام اس سسٹم کی کہ وزراء کی موجودگی ہو وہ صحیح پر اپ، جواب دے سکیں۔ میں محترمہ کاشنکر گزار ہوں کہ انہوں نے اتنا مجھے بتایا۔ لیکن یہ وزیر موصوف کا حق تھا کہ وہ موجود ہوتے اور پر اپ جواب دیتے۔ اسے اگر آپ نمٹا بھی دیں تو میری کیا تسلی ہوگی اور میں سیکرٹریٹ میں کہاں دروازے کھٹکھٹا تا پھر تار ہوں گا میں سال سے نہیں پھر ابھی سیکرٹریٹ میں کدھر پھر تار ہوں گا۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: شکر یہ۔ جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 3 پیش کریں۔

تحریک التواء نمبر 3

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں تحریک یہ ہے کہ عوامی اتحاد پینل کے صدر غلام حیدر پندرانی حال ہی میں میرے سیاسی حلقة ارباب میں شامل اور حمایت کی ہے جس کے نتیجے میں میرے سیاسی مخالفین نہ صرف موصوف کو ہر اس اور انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنارہے ہیں بلکہ انتہائی حد تولیہ ہے کہ مخالفین کی انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنانے میں متعلقہ ایکس ای این کی تحریکیں اسال سے غلام حیدر پندرانی کی زرعی اراضیات کا پانی بلا وجہ بند کروایا جس سے موصوف کو ناقابل تلافی نقصانات کا خدشہ ہے۔ (خبری تراشہ مسلک) ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے حامل مسئلہ کو وزیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈیٹی اسپیکر: تحریک التواء نمبر 3 پیش ہوئی۔ جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب آپ اپنی تحریک التواء پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: جناب اسپیکر صاحب! جو پچھلے ایکشن ہوئے ہیں اُس میں عوامی اتحاد ضلع جعفر آباد نصیر آباد میں بنایا گیا۔ وہاں پر عوامی اتحاد کے بہت سارے دوست تھے نصیر آباد اور جعفر آباد میں تو انہوں نے عوامی اتحاد کو ووٹ دیا۔ اور ساتھ ساتھ انہوں نے پیپلز پارٹی کو بھی ووٹ دیا جو نکہ اوستہ محمد سے غلام احمد پندرانی کا تعلق ہے تو وہاں پر انہوں نے پیپلز پارٹی کے امیدوار کی حمایت کی۔ دوسرا جو امیدوار تھا وہ آزاد تھا۔ تو وہ انتقامی کارروائی کرتے ہوئے اُن کے اوپر ناجائز کیسز بنائے گئے لیکن اُس وقت کے ڈی پی اونے یہ انکواڑی کرائی اور انکواڑی کرانے کے بعد اُس کیس کو ختم کیا کہ وہ ناجائز کیس تھا۔ اسی طرح۔۔۔ (مداخلت)

جناب ڈی پی اسپیکر: جی۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): جناب اسپیکر! یہ ذاتیات پر آرہے ہیں وہ میرا حلقة ہے آپ کو ایک چیز واضح بتا دوں منظر ایکیشن یہاں موجود ہیں اُن سے اس چیز کی انکواڑی کر لی جائے اُن کے جو ووڑتھے *That was not sanctioned from* جی۔ *That was not legal*. یہ میں واضح کر دوں جو تحریک پیش کی گئی ہے۔

جناب ڈی پی اسپیکر: جی مظہور حسین خان کھوسمہ صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسمہ: جناب عالی! تو اُن کے اوپر کیسز بنائے گئے میں ذاتیات پر نہیں جا رہا ہوں میں اُس شخص کی حمایت کر رہا ہوں اُس کے ساتھ دوسرے جو فریق ہیں شرکت دار ہیں بزرگ ہیں کسان ہیں اُن کا واٹر کورس کی تحریکیں اس سے نکلتا ہے ماہیز اُس کا بند کیا گیا ہے اُس ماہیز پر دوسرے واٹر کورس جو ہیں پانی لے رہے ہیں لیکن صرف ایک غلام حیدر پندرانی اور اُس کا بیٹا فائق علی پندرانی اور اُس کے رشتہ داروں کا پانی بند کیا گیا ہے وہ واٹر کورس منظور شدہ ہے جس کے حوالہ میر رستم خان نے کہا ہے کہ وہ منظور شدہ نہیں ہے۔ وہ یہاں پر 2/26-1.26/267 اُن کا واٹر کورس منظور شدہ ہے۔ جبکہ واٹر کورس اُس ماہیز سے اُس ڈسٹریپورٹری سے دس بارہ دوسرے زمیندار پانی لے رہے ہیں صرف اُنہی کا پانی بند کر دیا گیا ہے وہاں کے ایکس ای این نے اور پرائیویٹ لوگوں نے مل کر زبردستی پانی بند کیا ہوا ہے۔

نواب اسلم صاحب ایک شریف انسان ہیں میرٹ پر چلنے والے ہیں اصولوں پر چلنے والے ہیں اسی طرح

سردار محمد اسلم بزنجو بھی میرٹ پر چلنے والے ہیں۔ تو یہ ناصلافی میں ذاتیاں پر نہیں جا رہا ہوں میں کہتا ہوں ان کی حق تلفی ہو رہی ہے میں ان کی بات کر رہا ہوں۔ کہ ان کے ساتھ ناجائز ہوں۔ باقی واٹر کورس زیور چل رہے ہیں اور اس کا منظور شدہ واٹر کورس ہے اس کو کیوں بند کیا ہوا ہے؟

جناب ڈیپی آپسکر: جی مفسٹر ایری یکیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): جناب آپسکر صاحب! میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اگر واقعی اُس کے ساتھ پانی کے مسئلے پر ناجائز ہو رہا ہے میں ایکس ای این کو آرڈر کروں گا نوٹس دوں گا کہ وہ اس کا سد باب کریں۔ جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب سے میری گزارش ہے کہ وہ ذرا وضاحت کریں اُس کو لکھنا پانی ملتا ہے کیونکہ میری جو تھوڑی بہت اطلاعات ہیں اُس میں یہ ہے کہ ان کو جو ریج کیلئے پانی ملتا تھا باقی اس میں شاید نہیں ہے۔ اگر اُس کا پانی ہے اور کوئی ایکس ای این زیادتی کرتا ہے اُس کا میں انشاء اللہ سخت نوٹس لوں گا اور اس ایوان کو میں یقین دلاتا ہوں کہ آئندہ انشاء اللہ ظہور صاحب کو کوئی ایسی شکایت نہیں ہوگی۔ سیاسی ان کا آپس میں اگر کوئی مسئلہ ہے کوئی اور ڈیپارٹمنٹ سے ہو تو میر اُس سے کوئی تعلق نہیں ہے لیکن جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے تو انشاء اللہ اس کو میں حل کر دوں گا۔ مہربانی۔

جناب ڈیپی آپسکر: جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! میں آپ کے گوش گزار کروں کہ وہ منظور شدہ ہے۔ وہ مائیز چل رہا ہے اور پانی دوسرے لوگ لے رہے ہیں۔ اور یہ فوری توجہ کا معاملہ ہے اور لوگ۔۔۔ (مدخلت)

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈیپی آپسکر: جی۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! جہاں تک پانی کا مسئلہ ہے پانی ہر ایک کا حق ہے اُس کو ملنا چاہیے۔ معزز رکن نے جس طریقے سے پیپلز پارٹی اور عوامی اتحاد کو ساتھ ملایا۔ پیپلز پارٹی اپنا ایک دستور اپنا ایک عوامی پروگرام رکھتی ہے۔ عوامی اتحاد جب وہاں بنایا گیا میں اس فلور پر وضاحت نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن جب عوامی اتحاد اور پیپلز پارٹی کو ساتھ ملانے کی بات کی گئی۔ عوامی اتحاد جب وہاں بنایا گیا تو اُس وقت ایم آئی نے وہاں پر عوامی اتحاد بنایا۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: نہیں آپ اس کو س طرف لے گئے عمرانی صاحب! آپ اس بات پر توجہ دے دیں جو ظہور کھوسہ صاحب نے کہا ہے۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب! میں نے یہی اس پر بات کی کہ وہ پیپلز پارٹی اور عوامی اتحاد کی انہوں نے یہاں پر بات کی ہے یہاں پر اس تحریک میں۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر: جی جی۔

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): تو اس بات پر اسی تحریک التواء پر بات کروں کیونکہ یہ ایم آئی نے بنایا تھا پیپلز پارٹی کے ووٹ کو کاٹنے کے لئے۔ کم از کم پیپلز پارٹی کا اپنا ایک دستور ہے میں معزز رکن کو یہ کہوں گا کہ پیپلز پارٹی کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہ کریں عوامی اتحاد اجنبیوں کا تھا انہوں نے بنایا تھا ایم آئی نے بنایا تھا اور کئی نام اس فلور پر دینا چاہتا ہوں لوگوں کا۔ تو میری معزز رکن سے یہی استدعا ہے کہ پیپلز پارٹی اور عوامی اتحاد کو اپنے ساتھ فسلک نہ کریں۔ Thank you sir!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! معزز ممبر صاف گوئی سے بات نہیں کر رہے ہیں۔ کوئی عوامی اتحاد کا کسی کو سپورٹ نہیں تھا اور فیر ایکشن ہوئے اور ہم نے وہ ایکشن جیتی۔ اور اوستہ محمد میں پیپلز پارٹی کا امیدوار عطا اللہ بلیدی تھا۔ اور عوامی اتحاد نے اُن کو سپورٹ کیا تھا اور چونکہ وہ کچھ سو ووٹ سے ہار گئے ہیں۔ تو وہ میں اس لئے وضاحت کر رہا ہوں کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ پیپلز پارٹی کا نام نہ لیا جائے۔ عطا اللہ بلیدی عوامی اتحاد ایک ہی الائنس تھا ان کا ایک ہی اتحاد تھا ان کا۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن): میر ظہور حسین خان صاحب کو واضح کر دوں کہ چار ساڑھے چار ہزار کی lead ہے سو دو سو کی lead نہیں ہے جی۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! کیا فرمایا میں نہیں سمجھا؟

جناب ڈیپلائی اسپیکر: ظہور کھوسہ صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب!

جناب ڈیپلائی اسپیکر: مفسٹر ایریگیشن نے یقین دہانی کرائی۔

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب! میں نے یقین دہانی کرائی اور معزز رکن کو یقین دلایا

اور میرے ڈیپارٹمنٹ کے سکرٹری بھی تشریف رکھتے ہیں۔

نوابزادہ طارق مگسی: جناب اسپیکر!

جناب ڈیپی اسپیکر: جی۔

نوابزادہ طارق مگسی: جناب اسپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ممبر ان جو ایشو ہے اریکیشن کا اُس پر بات کریں

اور پولیٹیکل سبجیکٹ پر بات نہ کریں شکریہ!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! إذا تیات پر آپ روکیں ممبر صاحبان کو؟

جناب ڈیپی اسپیکر: ok۔ منسٹر اریکیشن نے یقین دہانی کرائی ہے۔ حکومت کی ثبت یقین دہانی پر تحریک

نمٹائی جاتی ہے۔ جناب جعفر مندوخیل صاحب اپنی تحریک التوانہ بمر 4 پیش کریں۔

تحریک التوانہ بمر 4

شیخ جعفر خان مندوخیل: میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا مرجع 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک

التواء کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ مرکزی حکومت کے فنڈ سے صوبہ میں اربوں روپے کی لاگت سے

دو بڑے ڈیمز میرانی اور سکونتی تعمیر کئے گئے جن میں پانی بھی جمع ہوا لیکن بدشتمی سے مذکورہ ڈیمز کو

یعنی اراضی زیر کاشت لانے کے قابل نہیں بنایا گیا کیونکہ 50 ہزار سے

زاائد ایکڑ اراضی میں سے بکشکل چار ہزار ایک سوا بیکڑ اراضی کو کاشت کے قابل بنایا گیا ہے۔ جبکہ باقی

ماندہ اراضی ہموار نہ ہونے کی وجہ سے بقیہ پانی کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک

کراس اہم عوامی نویعت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لایا جائے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: تحریک التوانہ بمر 4 پیش ہوئی۔ جناب جعفر خان صاحب آپ اپنی تحریک التوانہ پر مزید

کچھ بولنا چاہتے ہیں؟

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! میرانی ڈیم تقریباً ساڑھے چھارب روپے کی لاگت سے بنا اور یہ

اسمبلی بھی گواہ ہے کہ 1990ء سے لیکر اب تک میں اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر آ رہا ہوں ہر فرم پر اس کا

مطالبہ کیا جاتا رہا ہے کہ یہ ڈیم بنایا جائے اس کی انتہائی ضرورت ہے۔ مکران میں پینے کا پانی نہیں ہے

کاشت کے لئے پانی نہیں جب حکومت نے اس ڈیم کو بنایا اس کی ایک life ہوتی ہے جو تقریباً 30 سال

32 سال یا 33 سال جب زمین کا کٹاؤ زیادہ ہوتا ہے ڈیم بھر جاتے ہیں جیسا کہ آپ نے دیکھا ہو گا اپنے علاقوں میں کچھ سال بعد یہ ڈیم بھر جاتے ہیں تو یہ ڈیم بھی بھرنا شروع ہو گئے ہیں۔ ابھی کوئی دو تین سال ہوا ہے کہ یہ ڈیمز بھر گئے اس میں گنجائش 40 ہزار ایکڑ کو آباد کرنے کی لیکن ابھی تک جوانہوں نے کمانڈ ایریا کو develop کیا ہے۔ وہ ایریا جس میں کاشت ہونی ہے جس کو کمانڈ ایریا کہتے ہیں وہ چار ہزار ایکڑ کی ہے اور آگے ان کی تفصیل آپ لوگوں کو بتاؤں گا۔ میرانی ڈیم ان کے پاس ٹوٹل جونڈز کی تفصیل ہے کہ 21 ہزار 9 سو 74 گھنٹے مل تھے جس میں سے 4014 ایکڑ انہوں نے آباد کیا ہے۔ اس میں انہوں نے واٹر کورسز بنائے ابھی تک کوئی واٹر کورسز ان کے complete نہیں ہوئے ہیں اکثریت in progress ہیں اور یہ فنڈز جو صوبائی گورنمنٹ کو واپڈا ریلیز کرتی ہے کہ کمانڈ ایریا ڈوبلپمنٹ چھوٹے مائنر کینال نکالتے ہیں زمین تک جس کو ہم چینل کہتے ہیں وہ پھر ایک پل کچھ ڈیپلٹمنٹ یہ کہتا ہے کہ ہم کو 122 ملین روپے ہیں جس سے ہم صرف 78 ملین خرچ کئے ہیں 43 ملین باقی رہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک نالائفی ہے کہ اتنے وقت میں اس رقم کو خرچ نہیں کر سکے اس کے مساوی جو رقم چاہیے میرانی ڈیم کے لئے وہ رقم بھی واپڈا سے فوری ریلیز کروائی جائے تاکہ زمین ہموار کر کے لوگوں کے حوالے کر کے اس پر کاشت شروع کیا جاسکیں۔ کیونکہ جب زمین ہموار نہیں ہو گی یہ پانی ہر سال ضائع ہوتا جا رہا ہے آپ دیکھ رہے ہیں اور معلوم نہیں آگے کتنے سال میں یہ کمانڈ ایریا ڈوبلپ ہو گے جس حساب سے میں دیکھ رہا ہوں ہو سکتا ہے کہ یہ دس سال تک نہ ہو یعنی کہ ڈیم کی آدھی لائف ایسی ہی گزر جائے گی۔ یہی حال سبکوئی ڈیم کا ہے ٹوٹل 876 بلڈوز گھنٹے ان کو ملے ہیں جس میں انہوں 130 ایکڑ ہموار کیا ہے واٹر کورسز میں بھی حال ہے کہ ابھی تک 34 واٹر کورسز میں سے 6 واٹر کورسز مکمل ہوئے ہیں اور فنڈز جو واپڈا نے ریلیز کئے ہیں 10 ملین جس میں سے 2.7 ملین خرچ ہوئے ہیں اور 7.2 ملین رہتے ہیں جبکہ اس کے لئے جو ضرورت فنڈز کی ہے 80 ملین جو 8 کروڑ بنتے ہیں اگر ملیں گے ایک پل کچھ ڈیپلٹمنٹ کو تو وہ وہاں بلڈوز چلا کر زمین ہموار کریں گے۔ میں خود بچھلے دنوں وہاں گیا ہوں 250 کیوں کے پانی ندی سے overflow ہو کر ایسی بہر رہا ہے یعنی کے ضائع ہو رہا ہے۔ اس کی میں نے ہر فورم پر نشاندہی کی ہے لیکن آج تک میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسمبلی وہ بہتر فورم ہے جس میں چیف منستر

صاحب بھی تشریف فرمائیں وہ اپنے ایگر یکچھ ڈیپارٹمنٹ کو بھی ہدایت کر سکتے ہیں کہ وہ اپنا کام تیز کرے بلڈوزر انکو provide کرے اور چینل پر کام تیز کر دے یا ایگر یکچھ ڈیپارٹمنٹ کے زمرے میں آتا ہے کہ یہ ایک ایک دو دو بلڈوزر ہاں جو موجود ہے ان سے یہ زمین کبھی بھی ہموار نہیں ہو سکتی وزیر موصوف ہمارے جو بیٹھے ہیں ان سے بھی request ہے کہ وہ متعلقہ افسروں کو بلا کران سے تفصیل لیکر پھر مسئلے کو واپس سے take up کریں کیونکہ واپس اے زمین ہموار کرنے کے لئے ان کو پیسے دینے ہیں جوتا حال ان کو نہیں ملے ہیں۔ اگر یہ اپنی کار کردگی دیکھائیں تیزی بھی کر دیں تو ایک اٹنچ پر یہ پیسے پورے نہیں پڑیں گے یعنی کہ 80.00 ملین سے 10 ملین اور میرانی ڈیم کے لئے ان ایگزیکٹ کرنے چاہیے وہ 148 ملین مزید چاہیے اس کے مساوئے جو ملے ہیں یعنی کہ 14 کروڑ 80 لاکھ روپے ان کو مزید چاہیے میرانی کے لئے اس کے لئے requirement ہے کہ ڈوزر کتنے چاہیے تاکہ زمین ہموار ہو سکیں۔ میری تحریک التواء پر اسپیکر کی نشست تبدیل ہو رہی ہے۔

اس دوران جناب اسپیکر محمد اسلم بھوتانی صاحب گرسی صدارت پر ممکن ہوئے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: جناب اسپیکر! آپ کے آنے سے قبل میری تحریک التواء شروع ہے جس میں میرانی ڈیم اور سکنداری ڈیم کے کمانڈ ایریا کا مسئلہ زیر بحث ہے۔

جناب اسپیکر: میں سن رہا تھا وہاں چیزبر میں۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: آپ کی مہربانی کہ آپ نے میری تحریک ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی حالانکہ اگر پیش نہ کرتے بھی کچھ اس کی ٹینکنیکل وجوہات ہو جاتیں لیکن یہ عوامی نوعیت کا مسئلہ ہے۔ ڈیمز بننے ہوئے ہیں اگر اس کے کمانڈ ایریا مکمل نہیں ہونگے اس وقت ان ڈیم کی کوئی افادیت نہیں ہوگی بلکہ جو ساڑھے چھارب روپے میں بننے ہیں آج وہ پندرہ ارب میں بھی نہیں بن سکے گا۔ سکنداری ڈیم تقریباً ڈیڑھ ارب روپے میں بنتا ہے اگر آج بنائیں گے تو چھارب روپے میں بھی نہیں بننے گا۔ اس کا حال جو میں دیکھ رہا ہوں کیونکہ سکنداری تو میں جاتا رہتا ہوں اگلے پندرہ سال تک جس رفتار سے اس پر کام ہو رہا ہے یہ کمانڈ ایریا ڈولپ نہیں ہونگے یعنی کہ اول ہمارے پاس صوبے میں ڈیم نہیں ہے روزگار کے ذرائع نہیں ہیں پانی نہیں ہیں جدھر پانی رکا ہوا ہے ڈیم بن گئے ہیں اس کے کمانڈ ایریا ڈولپ نہیں یہ

سمبلی سے بھی ہے اور آپ بھی توجہ دیں اور گورنمنٹ کے وزیر موصوف چیف منٹر صاحب تو باہر تشریف لے گئے ان سے بھی request ہے کہ وہ اس پر توجہ دیکر اس مسئلے کو حل کر دیں تاکہ یہ ڈیز کار آمد بن سکے۔ thank you

جناب اپیکر: منٹر ایریکیشن یا آپ کا subject ہے یا منٹر ایکلچر کا؟
سردار محمد اسلم بن بندجود (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب اپیکر! کمانڈ ایریا کیلئے محکمہ زراعت کام کر رہا ہے اس کا جواب وزیر زراعت دے گا البتہ محکمہ آپاٹی و بر قیات ڈیم سے زمینداروں کو پانی مہیا کرنے کا پابند ہے۔
جناب اپیکر: ٹھیک ہے۔ کمانڈ ایریا ہموار MMD کرتی ہے اس کا مجھے صحیح علم نہیں اس لئے اگر آپ سے related ہے۔

میرا سدال اللہ بلوج (وزیر زراعت): جناب اپیکر! جعفر خان صاحب نے جو تحریک التواہ پیش کی ہے وہ اہمیت کی حامل ہے۔ یقیناً جو ڈیز بنتے ہیں عوامی نوعیت کے لئے عوامی مفادات کیلئے بنتے ہیں اس تحریک التواہ کو سپورٹ کرتے ہوئے کیونکہ جس مقصد کے لئے بنائے جاتے ہیں عوامی نوعیت کے لئے اگر انکو فائدہ میسر نہیں ہوتے تو اس سے سوالات اور تحریک التواہ پیش ہوتی ہیں۔ جہاں تک میرانی ڈیم اور سکونتی ڈیم کا تعلق ہے کچھ حصے ان کا ایریکیشن سے اور کچھ واپڈا سے۔ جن کی فنڈنگ بھی واپڈا کر رہی ہے جو کمانڈ ایریا ان کو ہموار کرنے کے لئے یقیناً بلڈوز کا جو محکمہ ہے جو انجینئر ز صاحب ایکریکلچر کے حوالے ہیں تو اس وقت بلڈوزوں کی جو position ہے جوان کی لائف ہے وہ دس ہزار گھنٹے ہے وہ تو اپنی لائف تین مرتبہ ختم کرچے ہیں لیکن پھر بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان کو چلا رہے ہیں کوشش ہماری یہی ہو گی کہ جتنے فنڈر وہاں سے ملیں گے کیونکہ فنڈر ہمیں سنٹرل گورنمنٹ provide کر رہی ہے جب فنڈر دستیاب ہو گے زیادہ سے زیادہ ہماری کوشش یہ رہے گی کہ جو ٹارگٹ ہے ہم اس کو archive کریں۔ تو اس سلسلے میں جعفر خان مندوخیل صاحب سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے چیمبر میں آئیں میں اپنے محکمے کے متعلقہ افسران کو بلا کر اس میں تیزی اور بہتری لائی جائے گی۔ thank you

جناب اپیکر: جی۔

عبدالخالق بشرد و سوت (وزیر بلدیات): جعفر خان صاحب نے بات کی ہے انہیں بھی معلوم ہے کہ سکونتی

ڈیم کے ساتھ میرے گاؤں کی زمین گئی ہوئی ہے لیکن اس میں روپنگ کی بات کیجاے میں حکومت بلوچستان سے یہ مطالبہ کروں گا کہ جو ڈیم بنایا گیا ہے اس کی تحقیقات کی جائیں کہ آیا اس کو معیار کے مطابق بنایا گیا ہے؟ کیونکہ اس میں ایک سب انجینئر تھا یا انجینئر تھا کوئی حوال شاہ نامی ٹھیکیدار نے ایف سی والوں کے ذریعے اسکی پڑائی کروائی وہ اس لئے جہاں تک میری معلومات ہیں وہ یہ کہ اس انجینئر نے جو میٹیر میل ٹھیکیدار نے استعمال کرنا تھا سے انکار کیا کہ یہ معیار کے مطابق نہیں تو اس وجہ سے اسے ایف سی کے ذریعے مارا پیٹا گیا اور بعد میں اسے وہاں سے ٹرانسفر کروایا گیا میں حکومت بلوچستان سے یہی مطالبہ کروں گا کہ اس ڈیم کا از سرنو جائزہ لیا جائے ایسا نہ ہو کہ اس ڈیم میں جو میٹیر میل استعمال کیا گیا ہے خدا نخواستہ اس ڈیم کے ٹوٹنے کی صورت میں یونچ جو آبادی ہے اور میراگاؤں بھی اس سے ملختے ہے۔

جناب اپیکر: آپ کے اس پوائنٹ کو منتشر ایریکیشن نے نوٹ کر لیا یقیناً وہ واپڈا سے

take up کریں گے۔

شیخ جعفر خان مندوخیل: XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

عبدالخالق بشرط دوست (وزیر بلدیات): XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اپیکر: یہ دونوں اسمبلی کی کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جعفر خان مندوخیل کی تحریک التوانہ ۱۴ اہم نوعیت کی ہے اور معزز وزراء صاحبان کی یقین دہانی کے بعد اس روپنگ کے ساتھ اس کو نہایا جاتا ہے کہ کمائڈ ایریا میں کام فوراً ہونا چاہیے تاکہ لوگ ان ڈیزز سے مستفید ہو سکیں۔ جی علی مد جنگ صاحب!

حاجی علی مد جنگ (وزیر خوارک): جناب اپیکر! آپ کو معلوم ہے کہ بلوچستان یونیورسٹی نے بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات تقریباً کیم ستمبر 2008ء سے منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ چونکہ 2 یا 3 ستمبر 2008ء کو رمضان المبارک شروع ہو رہا ہے، ہم سب اللہ کے کرم سے مسلمان ہے اور اس سال رمضان شریف گرمیوں کے موسم میں آ رہا ہے اور امتحانات میں شرکت کرنے والے امیدواروں کے ساتھ اسٹاف کو۔۔۔۔۔۔

بھگم جناب اپیکر غیر پارلمانی الفاظ کا روای سے حذف کئے گئے XXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اسپیکر بنجتک صاحب! آپ کیا پڑھ رہے ہیں؟

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): یہ جو بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات کیم تمبر سے شروع ہو رہے ہے۔

جناب اسپیکر: جو آپ پڑھ رہے ہیں یہ قرارداد ہے کیا ہے؟ چونکہ میرے پاس کارروائی میں آپ کا کوئی تحریک وغیرہ نہیں۔

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): جناب اسپیکر! بلوچستان یونیورسٹی بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات کیم تمبر سے منعقد کراہی ہے۔

جناب اسپیکر: You are on the point of order.

حاجی علی مدد جنگ (وزیر خوراک): جی جی میں عرض کر رہا تھا کہ رمضان المبارک کیم تمبر سے شروع ہو رہا ہے اور گرمی بھی ہے لہذا میں مطالبہ کرتا ہوں کہ بی اے اور بی ایس سی کے امتحانات کی تاریخ عید الفطر کے بعد رکھی جائے۔

جناب اسپیکر: منسا بیجو کیشن نوٹ کریں علی مدد جنگ صاحب کا پوائنٹ اور اس سلسلے میں یونیورسٹی انتظامیہ سے اس کو take up کریں جس طرح ممکن ہو طلبہ کی سہولت کے پیش نظر اس کو کیا جائے۔

شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! میں تھوڑی سی وضاحت کروں اس کے لئے already میں نے چھپی بھی بورڈ آف انٹرمیڈیٹ کو کہ رمضان المبارک میں امتحان نہ لیا جائے اور یونیورسٹی والوں کو request کی ہے۔ چونکہ یونیورسٹی ہمارے ماتحت نہیں آتی ہم نے ان کو request کی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ ان کو ان کے محکمہ کے توسط سے مزید ان کے خدمات ہیں تو ان کو دور کیا جائے۔

ظہور حسین خان کھوسہ اپنی تحریک التوانہ نمبر 5 پیش کریں۔

تحریک التوانہ نمبر 5

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا راجحہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ گنداح کی شاخ پر محکمہ آپاشی و بر قیات سیاسی اثر و سوچ رکھنے والے سیاستدانوں کے حکم پر غلام مرتضی خان جمالی وغیرہ کے واٹر کورس پر پولیس اور پرائیویٹ افراد نے اسلحہ کے زور پر صفائی شروع کی ہے تاکہ غلام مرتضی خان جمالی اور انکے ساتھ کچھ دیگر دوسرے

زمینداروں کو پانی نہ مل سکے ان کا قصور یہ ہے کہ انہوں نے پیپرز پارٹی اور عوامی اتحاد کو ووٹ دیا ہے جس کی وجہ سے ان کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے اس صفائی کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ زمین غیر آباد ہو جائیگی جس کی وجہ سے وہاں کے عوام اور زمینداروں میں بیروزگاری بڑھ جائیگی۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لا یا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانہ نمبر 5 پیش ہوئی۔ ظہور صاحب آپ اس پر مختصر بات کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر! کوئی بھی تحریک پیش کرتے ہیں اس کو ذاتیات سمجھا جاتا ہے۔ اصل میں وہاں کے جو حالات ہیں اس کو اسمبلی فلور پر پیش کرنا ضروری ہے۔ اگر وہاں پر کوئی انتقامی کارروائی ہے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی زیاتی ہو رہی ہے تو اس کا ازالہ آخر یہی اسمبلی کرے گی۔ کسی کو وہاں ذاتیات نہیں وہاں پر غلام مرتضیٰ خان جمالی اور اس کے ساتھ سینکڑوں زمینداروں کی گنداخہ کینال شاخ ہے اس کے واٹر کورسز ہیں وہاں کے اریکیشن محلہ نے اور باائز لوگوں نے تھیار کے زور پر زبردستی اس کی صفائی اس طرح سے کر رہے ہیں کہ جو زمیندار جن سے انتقام لینا ہے اور ان کو پانی نہیں دینا ہے اصولاً تو یہ ہوتا ہے کہ آہستہ آہستہ تھوڑا کر کے صفائی کرتے جائے تاکہ اوپر والوں کو بھی پانی میں اور نیچے والوں کو بھی۔ انہوں نے یہ اس طرح کیا کہ جہاں غلام مرتضیٰ جمالی کے واٹر کورس اور دوچار زمینداروں کے واٹر کورس گنداخہ شاخ پر وہاں سے انہوں نے تین، چار فٹ صفائی شروع کر دی تاکہ یہ اوپر رہ جائے اور پانی ان کو نہیں مل سکے تو یہ علاقے کے لوگوں کی ساتھ زیادتی ہے ان کی زمینوں پر پہلے ہی قبضہ کیا گیا ان کے گندم اٹھائے گئے اور ابھی ان کو واٹر کورس سے پانی نہیں مل رہا اور یہ ایک مشکل میں ہے۔ تو وزیر موصوف جناب اسلام بزنجو سے آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ علاقے کے لوگوں کی ساتھ انصاف ہونا چاہیے پچھلی حکومت اور اس حکومت میں فرق ہونا چاہیے پچھلی حکومتوں نے نا انصافیاں کی ہیں تو یہ کم از کم نا انصافی نہ کرے۔

جناب اسپیکر: ok جی منستر اریکیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب اسپیکر صاحب! شاید آپ کو یاد ہو گا دودن پہلے بھی یہ مسئلہ چل پڑا تھا کہ ہماری نہروں کی صفائی نہیں ہوتی ہے تو جہاں تک اس کی بات ہے تو اس میں کافی مٹی

جمع ہو چکی تھی جس کی وجہ سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہو رہی تھی اس لئے گنداحہ شاخ کے تہہ سے ان کی صفائی ناگزیر ہوئی لہذا مفاد عامہ کی پیش نظر محکمہ کے آفیسر ان کی نگرانی میں شاخ کی صفائی کرائی جا رہی ہے جو کہ ایک معمولی کام ہے اور اس طرح صفائی ہمیشہ کرائی جاتی ہے لہذا غلط ہے کہ کسی کو سیاسی بنیاد پر نقصان پہنچ جانے کی غرض سے ان کی صفائی کی جا رہی ہے اس کا مقصد صرف یہیں تھا کہ اس کی صفائی کی وجہ سے ہم کسی زمیندار کو یا علاقے کے مکینوں کو کوئی تکلیف پہنچ جائے لوگ خود آتے ہیں منتیں کرتے ہیں کہ جی ہماری جو شاخ ہے ان کی صفائی کی جائے تاکہ پانی کی مقدار ہمیں زیادہ ملے میں معزز ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس میں کوئی سیاسی انتقام نہیں ہے انتقامی کارروائی نہیں ہے یہ سب ان کے مفاد میں ہیں اس علاقے کے لوگوں کے مفاد میں ہیں تاکہ اس کی صفائی ہو اور پانی کی مقدار ان کو زیادہ ملے۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب!

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب! ہونا چاہیے لیکن اتنا ہوتا کہ سب کو پانی ملے آپ جب-----

جناب اسپیکر: وزیر صاحب! آپ سے معزز ممبر میں گے آپ کے چیمبر میں، کوشش کیجئے کہ کوئی ٹیکنیکل بات کے علاوہ کسی کے ساتھ اگر ناجائز ہو اے تو آپ اس کا ازالہ کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! میں منستر صاحب کی طرف یہ گلہ نہیں کر رہا ہوں کہ وہ انتقامی کارروائی کر رہا ہے۔

جناب اسپیکر: منستر صاحب کوشش کریں گے کہ اگر کوئی ان کے ملکے میں کر رہا ہے تو وہ اس کا تدارک کریں گے۔
منستر صاحب کی ثابت یقین دہانی کے بعد تحریک التوانہ مٹائی جاتی ہے۔

ظہور کھوسہ صاحب اپنی تحریک التوانہ نمبر 6 پیش کریں۔

تحریک التوانہ نمبر 6

میر ظہور حسین خان کھوسہ: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں اسمبلی کے قواعد و انصباط کا رجحیہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ضلع جعفر آباد اور ضلع نصیر آباد جن کی آبادی دس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے کا گزر اوقات کھیتی باڑی پر ہے چونکہ پٹ فیڈر کینال، شاہی کینال، اوچ کینال، نصیر شاخ، کیر تھر کینال اور کیر تھر کینال کی ذیلی شاخوں پر زراعت کی آبادی کے لئے پانی کی

شدید تلت ہے جبکہ مہنگائی اور یروزگاری پہلے سے عروج پر ہے جس کے لئے لوگ نان شبینہ کے لئے محتاج ہیں۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نواعت کے حامل مسئلہ کو زیر بحث لاایا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانہ نمبر 6 پیش ہوئی۔ جی ظہور صاحب! آپ اگر اس پر مختصر بات کرنا چاہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: یہ بلوچستان کا واحد ضلع ہے جعفر آباد نصیر آباد کہ وہاں پر نہری سسٹم ہے اور دس لاکھ کی آبادی وہاں پر ہوتی ہے اور ان سب کا دار امداد انہی نہروں پر ہے جو تمام کے تمام ہیں آج کل جو بھی کینال ہے پٹ فیڈر ہے چھتر ہے شاہی کینال ہے اس کی ذیلی شاخ ہے ان تمام میں پانی کی کمی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کمی کی وجہ سندھ حکومت ہے وہاں سے ہمیں پانی پورا نہیں مل رہا ہے ہمارا حصہ پورا نہیں دیا جا رہا ہے اور وہاں پر چوری ہو رہی ہے اس کے لئے کوشش کی جائے تاکہ ان تمام کینالز کو پانی ملے تاکہ سب کی زمین سیراب ہو سکیں۔

جناب اسپیکر: thank you جی رسم صاحب آپ گورنمنٹ کی طرف سے جواب دے رہے ہیں نہیں پھر آپ ایک منٹ میں گورنمنٹ کا موقف سن لوں۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹیکسیمیشن): جناب اسپیکر صاحب! ظہور خان کی بات کو آگے بڑھا رہا ہوں تاکہ اگر منستر صاحب بات کرنا چاہیے تو اس کے بعد بات کریں۔ میں ظہور خان صاحب کی اس بات کی تائید بھی کرتا ہوں کہ پٹ فیڈر کینال اور کیر تھر کینال میں پانی کی بہت زیادہ کمی ہے اس کی وجہ سے لاکھوں ایکٹر جو ہماری اراضی ہیں وہ سیراب نہیں ہو گئی بہت بڑا نقصان ہے اس طرح انہوں نے سندھ گورنمنٹ کا کہا ہے تو دون پہلے بھی یہی بات ہوئی تھی 28 تاریخ کو اس وقت ہمارے پاس جو کیر تھر کینال کا پانی ہے سندھ سے 900 کیوں کم تھا لیکن میں منستر ایگیشن کے لئے ایک بات کروں گا کہ انہوں نے جو کمیٹی تشکیل دی تھی جو کل سکھر میں بیٹھی اس میں ہمارے چیف انجینئر ہے سندھ کے ہے ان سے تو کام نہیں ہو گا لیکن میرے خیال میں کہ منستر ٹو منستر بات ہو۔

جناب اسپیکر: جی منستر ایگیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آب پاشی و برقيات): جناب اسپیکر صاحب! پانی کا جو کنٹرول ہے وہ سندھ حکومت کے ہاتھ میں ہے اور ہم لوگوں کا جو منظور شدہ حصہ ہے وہ ہمیں فراہم نہیں کر رہا ہے اس سلسلے میں (ارسا)

میں جو نمائندے تھے یہ اس دن بھی ہم نے ان کو یہ کہا تھا کہ ہمیں اگر ہمارے حصے کا صحیح پانی نہیں ملا تو اپنے نمائندے کو اسلام آباد سے واپس بلا کریں گے اس کا فائدہ یہ ہو گیا کل ہماری میٹنگ ان سے ہوئی تھی ہمارے جو ہمارے چیف انجینئر اور ان کے درمیان لیکن آج صحیح طارق خان جو ہمارے منتخب ممبر ہیں انہوں نے بھی جو پانی کے بارے میں بات کی تھی میں نے وہاں سے ٹیلی فون کیا اور آج بھی پوچھا میرے خیال میں پانی بہت کم ہے اس سلسلے میں آج میں کراچی جا رہا ہوں کل شاید سنده کے وزیر سے میری بات چیت ہو گی اور ہم یہ پروگرام بنائیں گے کہ ہم ادھری سائیٹ پر ان کے بھی انجینئر ز اور ہمارے بھی انجینئر ز ہوتا کہ ہم اس مسئلے کو حل کریں یہ کافی گھمیرہ مسئلہ ہے اور پورے ہمارے علاقے کی زراعت اس سے متاثر ہو رہی ہے اور میں کوشش کروں گا اور جب بھی وہاں میٹنگ ہو گی تو میری یہ کوشش ہو گی کہ ظہور کھوسے صاحب ہو جمالی صاحب ہو گئی صاحب وہ بھی ہمارے ساتھ ہو ان کو زیادہ اس کا علم ہے تاکہ یہ مسئلہ حل ہو۔

جناب اسپیکر: چونکہ حکومت کے علم میں یہ چیز پہلے سے ہے اور حکومت اس سلسلے میں ثبت اقدامات کر رہی ہے وزیر صاحب کی یقین دہانی کے بعد تحریک نمائی جاتی ہے۔ جی منستر لوکل گورنمنٹ!

عبدالخالق بشر دوست (وزیر بلدیات): جناب اسپیکر صاحب! میں تمام ایوان کی توجہ ایک اہم ایشتوکی طرف مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت ملک کے ایک اہم صوبے صوبہ سرحد میں اس وقت جو فوجی آپریشن ہو رہا ہے وہاں پر جو صورتحال بنی ہوئی ہے اس سے نہ صرف یہ کہ ملکی وحدت کو نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ وہاں پر لوگوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے میرے خیال میں سابقہ حکومت کی پالیسی کا ایک تسلسل ہے لہذا میں چیف منستر صاحب اور اس ایوان کے ذریعے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ وہاں پر آپریشن بند کیا جائے اور جرگوں کے ذریعے جو صوبہ سرحد کی قبائلی اور ہمارے بلوچستان کی عام روایات ہیں ان کے ذریعے وہاں پر اس مسئلے کو افہام و تفہیم سے حل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: آپ کا پاؤ اسٹ آن ریکارڈ آگیا جی ٹھیک ہے۔ جی ظہور کھوسے صاحب اپنی تحریک التواء نمبر 7 پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسے: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔

جناب اسپیکر: ظہور صاحب! ایک منٹ۔ جی منستر فرانس!

میر محمد عاصم کر گیلو (وزیر خزانہ): مہربانی اسپیکر صاحب! میں کچھ دیر سے آیا میں اپنے جو نئے ممبر منتخب ہو کر کے آئے ہیں اسفند یار کا کڑ صاحب، میر طارق مگسی صاحب اور پیر عبدالقدار گیلانی صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب اسپیکر: thank you. جی ظہور صاحب!

تحریک التوانہ نمبر 7

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میں اس بیلی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ نمبر 70 کے تحت تحریک التوانہ کا نوٹس دیتا ہوں۔ تحریک یہ ہے کہ ڈیرہ اللہ یار شہر جس کی آبادی ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے پانی موجود ہوتے ہوئے بھی وہاں کے شہریوں کو پینے کا پانی میسر نہیں جس کی وجہ سے لوگ نقل مکانی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں جب کہ صاحبِ حیثیت لوگ دوسرو پے فی ڈرم پانی خرید رہے ہیں غریب عوام اس شدید گرمی میں پانی کے لئے ترس رہے ہیں جس کی وجہ سے ڈیرہ اللہ یار میں مختلف بیماریاں پھیل رہی ہیں پانی کی قلت کی اصل وجہ بھلی کی 16-16 گھنٹے طویل ہو ڈشیدنگ ہے جس کی وجہ سے لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ لہذا اس بیلی کی کارروائی روک کر اس اہم نویعت کے حامل مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوانہ نمبر 7 پیش ہوئی۔ ظہور صاحب! آپ اپنی تحریک کی admissibility پر کچھ کہنا چاہیں گے؟

میر ظہور حسین خان کھوسہ: جناب اسپیکر صاحب! ڈیرہ اللہ یار اس خطے میں واقع ہے جہاں پر درجہ حرارت 51-52 ہے اور پھر وہاں پر غربت اور بجلی کا نہ ہونا اور پہلے ہی سے پانی کی لائنسی تھوڑی ہیں اور وہاں پر لوگ بہت پریشان ہیں اور ان کو پینے کے لئے پانی میسر نہیں ہے فصل تو اپنی جگہ پر ہے وہ اصل وجہ اس کا یہ ہے کہ واٹر سپلائی میں پانی تو موجود ہے لیکن بجلی وہاں پر 16-16 گھنٹے نہ ہونے کی وجہ سے وہ پانی پہنچا نہیں سکتے ہیں مخلوقوں میں اور اس شہر کے اندر تو وہاں پر حالات بہت ہی خراب ہے لوگ شہر چھوڑ کے جا رہے ہیں کہیں اور جگہ پر تو اس کا کوئی بندو بست ہوتا کہ کم از کم ایسی حکوموں پر جہاں پر پانی کا مسئلہ ہو ڈشیدنگ نہ کیا جائے تاکہ وہاں لوگوں کو پینے کا پانی تولی سکیں تو یہ براحال ان لوگوں کے ساتھ نہ ہو۔

جناب اسپیکر: جی منٹر ایریگیشن!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): جناب! یہ آپاٹی و بر قیات یہ جتنے تالابوں میں پینے کا پانی مہیا کرتا ہے چونکہ پانی کی ترسیل مکملہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کرتا ہے یہ حقیقت ہے کہ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے آبادی کو بروقت پانی مہیا کرنا خاصا مشکل ہے جس کی اصل وجہ بجلی کا ملکی بحران ہے مکملہ آپاٹی و بر قیات اپنے طور پر کیسکو کے اعلیٰ آفیسروں سے مسلسل رابطہ میں ہے جس کے نتیجے میں بہتری کی توقع ہے لیکن یہ مسئلہ پورے بلوچستان میں ہے کیونکہ بجلی کی اتنی لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے کہ صحیح معنوں میں لوگوں کو پانی نہیں مل رہا ہے تو اس کے ساتھ ہم رابطے میں ہیں اور کل بھی آپ نے اخباروں میں دیکھا ہو گا پرسوں وہاں بارش ہو گئی کھبے گر گئے ان کے بنانے میں پتہ نہیں میرے خیال میں جھل مگسی ڈیرہ اللہ یار کافی علاقوں میں بجلی منقطع ہے۔

جناب اسپیکر: کھوسہ صاحب! یہ مسئلہ تو پورے ملک اور بلوچستان میں بھی آپ کو پتہ ہے 14-12 گھنٹے کی لوڈ شیڈنگ ہے بہر حال مکملہ پبلک ہیلتھ کے وزیر صاحب موجود نہیں ہیں وہ اپنے مکملہ کو کہیں کوئی ایسا متبادل انتظام ہوتا کہ واٹر سپلائی ڈسٹریب نہ ہو۔ لاءِ منسٹر صاحبہ آپ منسٹر پی ایچ ای تک یہ بات convey کر دیجئے گا۔

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور): جناب اسپیکر صاحب! کیونکہ محرک نے پانی کی قلت کی اصل وجہ لوڈ شیڈنگ بتائی ہے۔ جناب! یہ اگر قرارداد کی صورت میں پیش کی جائے اور ہم وفاقی حکومت سے سفارش کریں کیونکہ یہ وفاقی حکومت کا matter ہے یہ ان سے ہم سفارش کریں تو یہ بلوچستان کی لوڈ شیڈنگ کا جو مسئلہ ہے کم سے کم حل ہو سکے۔

جناب اسپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ already گورنمنٹ آف بلوچستان نے take up کیا ہوا ہے یہ پورے ملک کا مسئلہ ہے لیکن میں جو آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ convey کریں پی ایچ ای ڈیپاٹمنٹ کو کہ وہاں پر متبادل جزیئر زیزیل وغیرہ کے ذریعے تاکہ لوگوں کو پانی ملے آپ ان تک یہ convey کریں۔

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمنٹی امور): I will do that.

جناب اسپیکر: تحریک التواء نمبر 7 نمائی جاتی ہے۔ 50 سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

جی رسم صاحب!؟ What is the point of order?

میر رسم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹکسیشن): یہ جو واثر سپلائی کا پانی ہے جی آپ نے کہا ڈیزیل کے جزیرے تو اس وقت ان واثر سپلائی اسکیم کو چلانے کے لئے جو جنیٹر ہے وہ کم از کم پچیس لاکھ روپے کا ہے اور جو ہمیں ملیں گے تو اس میں میں تو گزارش کروں گا سارے ایم پی اے صاحبان کو جو ہمارا گرم ترین علاقہ ہے وہ اپنے فنڈ سے وہ دیدیں پچیس پچیس لاکھ روپے تاکہ وہ جزیرے موجود ہوں اور لوڈ شیڈنگ کے دوران ہمیں پانی ملے اور دوسری چیز جو بھی کامنہ ہونا جو طوفان آیا اس میں کوئی دودن سے اوس تھے محمد میں بھی نہیں ہے صرف آٹھ کھبے گرے ہیں جن کو ابھی تک میں انہوں نے تیار نہیں کیا تو میرے خیال میں وہ بنادیں تو یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی اب سرکاری کارروائی کی طرف آتے ہیں ظہور صاحب سرکاری کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ: میری تحریک التوانہ نمبر 8 ٹیبل نہیں ہوئی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ کی یہ تحریک بہت لیٹ آئی تھی یہ اگلے اجلاس میں ہم رکھ لیں گے یہ اگلے اجلاس میں آجائیگی۔ ظہور صاحب! دیکھیں آپ کی بات بجا ہے بلوچستان میں ملٹری آپریشن ہو رہا ہے اکتمبر صاحبان ہم سب ان کو condemn کرتے ہیں لیکن اسمبلی کے کچھ قواعد ہیں یہ اہم نویعت کا مسئلہ تھا اگر آپ کل پیش کر دیتے تو بہتر تھا لیکن چونکہ ساری کارروائی چھپ چکی ہے تو اس لئے یہ ممکن نہیں ہے لیکن ہم سب اس مسئلے سے باخبر ہیں اور ہم سب اکثر اوقات اس کو condemn کرتے ہیں اور وزیر اعلیٰ خود اس بات کو حل کرنے کے لئے کوشش ہیں جی سرکاری کارروائی، وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ میجنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کی بابت تحریک پیش کریں۔

سرکاری کارروائی برائے قانون سازی

محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب اسپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ میجنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون

مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں لفظ پراجیکٹ ڈائریکٹر کوریکٹر / پرنسپل میں تبدیل کیا جائے؟

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں لفظ پراجیکٹ ڈائریکٹر کوریکٹر / پرنسپل میں تبدیل کیا جائے، سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟
(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں ترمیم منظور ہوئی۔ وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔
محترمہ شمع پروین مگسی (وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی): شکریہ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں دفعہ 4 کے شق میں ذیل ترمیم کی جائے، نمبر ۱۔ یہ کہ امتحان کے انعقاد، ڈگری، ڈپلومہ اور شفیقیت کی عطا یگل کے لئے معتبر یونیورسٹی / بورڈ سے الحاق۔
نمبر 2۔ یہ کہ دفعہ 4 کی شق (d) کو حذف کیا جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں دفعہ 4 کے شق میں ذیل ترمیم کی جائے، نمبر ۱۔ یہ کہ امتحان کے انعقاد، ڈگری، ڈپلومہ اور شفیقیت کی عطا یگل کے لئے معتبر یونیورسٹی / بورڈ سے الحاق۔ نمبر 2۔ یہ کہ دفعہ 4 کی شق (d) کو حذف کیا جائے۔ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: تحریک منظور ہوئی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ میجمنٹ سائنسز کا

ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر ا مصدرہ 2008ء کے کلاز نمبر 2 میں ترمیم منظور ہوئی۔ وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008 کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔
محترمہ شمع یروین مگسی (وزیر انفار میشن ٹیکنالوجی) میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء کو منظور کیا جائے؟
 (تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفار میشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء منظور ہوا۔ سرکاری قرارداد۔ سردار محمد اسماعیل بزنجو اور جناب محمد یوس ملازمی میں سے کوئی ایک محک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 6 پیش کریں، جی محمد یوس ملازمی صاحب!

مشترکہ قرارداد نمبر 6

محمد یوس ملازمی (وزیر اطلاعات) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ سالہا سال سے وحدت کالوںی، جی او آر کالوںی، جونیئر و سینئر اسٹنٹ کالوںی کوئی اور خضدار میں سرکاری مکانات میں رہائش پذیر ملازم میں کوئی سرکاری مکانات کو آسان اقساط پروفاقی حکومت کی طرز پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں جناب اسپیکر! اس قرارداد میں تھوڑی سی ترمیم کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر: قرارداد نمبر 6 پیش ہوئی۔ محکین میں سے اس پر کوئی بات کرنا چاہیں کون بات کریں گے آپ، پہلے محکین بولیں پھر آپ بولیں دیکھئے اس وقت میرے پاس محکین دو ہیں میں آپ کو بھی موقع دوں گا لیکن پہلے میں ان کوں کے پھر آپ کی بات بھی آجائیگی جی ملازمی صاحب!

محمد یوس ملازی (وزیر اطلاعات): جناب اسپیکر صاحب! اس قرارداد میں ایک ترمیم پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایم پی اے ہائل کالونی جو ایک بہت پرانی کالونی ہے اس میں ہمارے غریب ملاز میں رہ رہے ہیں اس کو بھی اس قرارداد میں شامل کیا جائے انہیں بھی ماکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب اسپیکر: ایم پی اے ہائل جو ہے وہ گورنمنٹ کے اس میں نہیں آتی ہے یہ ایک independent body ہے اس سے اس کا تعلق ہے لہذا اس کو آپ take up نہیں کر سکتے۔ جی سردار اسلام صاحب!

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آبادی و برقيات): جناب اسپیکر صاحب! یہ قرارداد اپنی نوعیت کی ایک اہم قرارداد ہے یہ ہماری خپدار کی کالونی یا یہ وحدت کالونی، جی او آر کالونی جو کہ تعمیر ہوئے یہ 1960 اور 1962ء میں تعمیر ہو چکی ہیں ان کی حالت انتہائی خستہ ہے جب سال پورا ہوتا ہے جوں کے مہینے میں ہم فانس کے پاس جاتے ہیں کہ جی ان کی مرمت کے لئے فنڈ دیں تو ان کے لئے کوئی فنڈ نہیں ملتا ہے جب یہ بنے ہیں میرے خیال میں یہ تین چار قیمت ان کو وصول ہو چکی ہے ابھی اتنا خستہ حال ہے کہ جو غریب ملاز میں ہیں گلرک ہیں اسٹینٹ ہیں یہ بیچارے اپنے طور پر تو نہیں کرتے کہ جی سرکاری مکان ہے اور سرکار کی یہ حالت ہے جب بھی جوں آتا ہے ان کے لئے کوئی فنڈ مخصوص نہیں ہوتا اگر تھوڑا بہت فنڈ مخصوص ہوتا ہے وہ بھی افسر صاحبان اپنے بنگلوں کی آرائش کے لئے ان کو خرچ کرتے ہیں اور ان کے لئے کچھ نہیں ہوتا ہے لہذا اس قرارداد کے ذریعے آپ کے توسط سے اس ہاؤس کے توسط سے میں بلوجختان گورنمنٹ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان ملاز میں کو ماکانہ حقوق دیں اور ان سے ان کی قیمت قسطوں میں لیے جائیں وہ بیچارہ پیسے قسطوں پر بھی دینے کے لئے تیار ہیں تاکہ ان کی جو مرمت ہے ان کی حالت انتہائی خراب ہے اگر کسی کے اوپر گر جائیں گے کافی جانی نقصان ہو سکتا ہے میں کہتا ہوں کہ ان کو اگر قیمتاً دیا جائے اور آسان قسطوں سے غریب ملاز میں سے گلرک، اسٹینٹ اکثر یہی لوگ بیچارے اس کالونیوں میں رہتے ہیں دو، دو کمرے ہیں ابھی وزیر اعظم صاحب نے جو پروگرام کا اعلان کیا ہے کہ جی مفت لوگوں کو مکانات، میں کہتا ہوں کہ یہ بھی اسی طرز کا اگر ان کو دیا جائے تو یہ بہت بڑی بات ہو گی۔

جناب اسپیکر: جی شفیق احمد خان! thank you

شفیق احمد خان (وزیر تعلیم): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! یہ اسی قسم کی قرارداد پہلے بھی گزشتہ ادوار میں ہم لیکر آئے تھے سرا وہ بھی ابھی تک pending ہے بنیادی طور پر بات یہ ہے کہ چونکہ یہ جتنی کالو نیز ہیں اس میں سپرنٹنڈنٹ کالو نی بارہ چودہ کالو نیز ہیں کوئی شہر میں خضدار، وڈھ اور دوسرے علاقوں کی وہ اس سے ہٹ کر ہیں گزارش یہ ہے کہ سرا جتنا پیسہ ان کی repair پر خرچ کیا جاتا ہے اربوں روپے گزشتہ ساٹھ سالوں میں ان پر خرچ ہوا ہے ہماری گزارش یہ ہے کہئی کالو نیاں بنانے کے لوگوں کے لئے وہاں بندوبست کیا جائے اور جو موجودہ کالو نیوں میں رہ رہے ہیں ان کو آسان اقسام سے مراد یہ ہے کہ جب یہ ریٹائرڈ ہوتے ہیں کم از کم ان کے پاس کوئی سرچھپانے کے لئے چھت نہیں ہوتی تو ہماری گزارش صرف اس میں یہ ہے کہ گورنمنٹ نے چونکہ مرکز نے یہ کیا کہ جتنے انہوں کالو نیز بنائیں وہ اپنے ملازمین کو انہوں نے وہ دیدی تو ہماری صوبائی گورنمنٹ سے نواب صاحب سے آپ کے تو سط سے یہ گزارش ہے کہ اس پر ایک کمیٹی already پہلے بھی بنائی تھی آپ کی زیر نگرانی بنائی جائے تو بہتر ہو گا کہ چونکہ آپ اس چیز کو کمیٹی میں لا سکنے ہوئے اور کمیٹی میں بات آجائیگی کہ تمام کالو نیز جتنی بھی ہیں ان سے آپ اعداد و شمار لے لیں ان کے سالانہ ان کی مرمت پر کتنا خرچ آتا ہے اور recovery کتنی آتی ہے اگر اس کو dispose of کر دینے کا اور نئی کالو نی ساتھ بناتے جائیں گے ایک تو ہماری رہائش کا مسئلہ حل ہو جائیگا دوسرا جو ہمارے سرکاری ملازمین یہ کم از کم ڈنی سکون ان کو مل جائیگا کہ جب یہ ریٹائرڈ ہو گے تو ان کے پاس ایک سرچھپانے کی چھت ہو گی سر!

جناب اسپیکر: چونکہ قرارداد سرکاری قرارداد ہے وزراء صاحبان نے ٹریشری پیپر نے پیش کی گورنمنٹ کا موقف کون بیان کریگا کیونکہ یہ بہت اہم قرارداد ہے سوچ سمجھ کے موقف بیان کرنا ہے جی منٹر لاء اینڈ پارلیمنٹری آفیسر ز!

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر! واقعی یہ ایک بہت اہم قرارداد ہے میں سمجھتی ہوں کہ اس پر تمام معزز اراکین اور چیف ایگریکٹو جو چیف منٹر صاحب ہیں ان کا موقف لیا جائے اور ایک کمیٹی بنائی جائے تاکہ اس پر ایک صحیح فیصلہ ہو۔

جناب اسپیکر: جی منٹر یونیوز مرک خان صاحب!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب! اس قرارداد کے متعلق میں یہ کہوں گا کہ پونکہ جو شفقت صاحب نے کہا سب نے کہا ان لوگوں کے لئے جو ملازمین ہیں ان کے لئے کرنا چاہیے کیونکہ ہمارے جو فیڈرل منستر ہے ہاؤ سنگ اینڈ ورکس تو انہوں نے بھی ایسی ایک اسکیم announce کی ہوئی ہے اور مجھ سے انہوں نے رابطہ کیا تھا کہ اگر ہمیں آپ گورنمنٹ کی وہ جو میں ہے وہ الٹ کروادیں اور گیلو صاحب سے بھی ہماری بات ہوئی تھی جب بجٹ بن رہا تھا کہ ہم اپنے سرکاری ملازمین کے لئے اور یہاں کے عوام کے لئے بھی کچھ کر سکیں یہ نہیں کہ صرف ہم ان کے لئے جو ہے کالونی بنالیں اور عوام کے لئے مالکانہ حقوق کے ہم نے زمین بھی رکھی ہے جو لوگوں کو دیدیں ایگر کلچر purpose کے لئے اور جو کالونی بنے گی یہ بھی ہمارے روپ نیوڈیپارٹمنٹ ہے سی ایم صاحب سے یہ بات ہوئی تھی تو انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ ایک کمیٹی بنائیں گے اور اس کے through جو ہے ایسی ساری سفارشات رکھ کے اور ہم جو کچھ کر سکتے ہیں وہ lease کے تحت زمین دیکھ لیں گے اور possible ہو سکتے تو فنڈ دیدیں فناں تو ہم وہ کالونی بنائیں گے اس کے تحت جو اپنے ملازمین کو جو بھی فائدہ پہنچ سکیں چاہے وہ ریٹائرڈ ہو چاہے وہ ان سروں ہو تو ان کے لئے کمیٹی کے through ہم انشاء اللہ کچھ کریں گے۔

جناب اسپیکر: سردار انشاء اللہ صاحب! میرے خیال میں ایس اینڈ جی اے ڈی ان کو deal کرتا ہے گھروں کو اور کالونیز کو۔

سردار انشاء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جی ہاں یہ میرے سے relative ہے۔

جناب اسپیکر: ok یہ اہم قرارداد ہے اس پر گورنمنٹ کو کافی complications ہوں گے۔

سردار انشاء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! اسی اینڈ ڈبلیو اس کو repair کرتا ہے ان کے ذمہ ان کا maintenance ہے۔

جناب اسپیکر: لیکن owner کون ہے؟

سردار انشاء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس کی allotment منستر اور سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس ہے جتنی بھی کالونیز وغیرہ ہیں وہ ادھر allot ہوتے ہیں ان کو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ہمارے ڈیپارٹمنٹ جو ہے وہ already موجود ہے سیکرٹری بھی موجود ہے

کمیٹی بھی موجود ہے تو باقی جتنے بھی معاملات ہیں وہ احسن طریقے سے چل رہے ہیں باقی allotment اگر کہیں پر کوئی چیز اگر غلط ہوئی ہے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں یہ کہہ رہے ہیں ownership مانگ رہے ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): نہیں نہیں ownership ہونہیں سکتا ہے اس طرح ownership نہیں ہو سکتا۔

جناب اسپیکر: یہ جو قرارداد آئی ہے شاید اگر آپ یہ ownership کہہ رہے ہیں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس کو میں اس طرح نہیں کروں گا کہ جو دوسرے آنے والے لوگ ہوں گے وہ کہا جائیں گے پھر وہ ان کے لئے اتنے فنڈز نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: please سردار صاحب! آپ اپنی سیٹ پر آ کر بات کر لیں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس پر آپ میری سربراہی میں ایک کمیٹی بنادیں اس میں میٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

جناب اسپیکر: نہیں اب وہ سربراہی تو اسپیکر دیکھے گا کہ کس کی سربراہی میں۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): آپ بنادیں لیکن میری آپ عرض سنیں کہ یہ جتنے لوگ ہیں ملازمین ہیں گورنمنٹ کے پاس اتنے فنڈز نہیں ہیں پھر آپ ڈولپمنٹ نہ کریں بلوچستان میں کالونیاں بناتے جائیں پھر آپ سب کو ابھی بھی لوگ قابض ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے وہ بنگلے یا جو کوارٹر زون گیرہ ہیں جناب اسپیکر! کرائے پر دیئے ہوئے ہیں پھر یہ ہے آپ ڈولپمنٹ نہ کریں اور پھر جو ہے کالونیاں بناتے جائیں اور ایک ایک کالونی پر جوار بوس اربوں روپے خرچ آتے ہیں آپ خود دیکھتے ہیں آج کل سریا کہاں تک پہنچ گیا ہے سب کچھ کہاں پہنچ گیا ہے یہ allotment already ایک کمیٹی ہے ایس اینڈ جی اے ڈی کے پاس ہے اور ایس اینڈ جی اے ڈی اس کو handle کر رہا ہے اس کے سکریٹری کی سربراہی میں ہے ایک allotment کمیٹی ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ جن کا حق بتا ہے ان لوگوں کو وہ مکان مانا چاہیے اور جن کا حق نہیں بتا ان کو نہیں مانا چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی سردار اسلام!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاٹی و بر قیات): یہی میں نے پہلے بھی گزارش کی جناب اسپیکر! کہ ان کی بہت بڑی حالت مجھے یاد ہے 1990ء میں جب ہم اسمبلی ممبر تھے ہاشمی صاحب یہاں کے نمائندے تھے میں نے اور ہاشمی صاحب نے اس وقت یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ انکو repair کریں ان سے آپ کرایہ وصول کرتے ہیں غریب ملازمین سے ہر مہینے آپ کرایہ بھی وصول کرتے ہیں اور ان کی مرمت کا کوئی کام نہیں کرتے ہیں جہاں تک سردار صاحب نے بتایا کہ جی آپ مہربانی کر کے ان کی قیمت مقرر کریں ان غریب ملازمین سے آپ باقاعدہ ان سے قسطوں میں پیسے لے لیں آپ نئی کالونی بنائیں تو یہ ہو سکتا ہے کیونکہ گورنمنٹ کے پاس زمین پڑی ہوئی ہے جسے کوئی ناجائز مینوں پر قبضہ کریں آپ ان کے لئے اور کالونی بنائیں ان سے قیمت لے لیں ان کو آپ مفت نہیں دیدیں تو میری گزارش یہ ہے کہ یہ مسئلہ آج کا نہیں ہے 1990ء سے یہ چلا آ رہا ہے۔

جناب اسپیکر: لاءِ مشتر صاحبہ میری بات سنیں دیکھیں It is a technical matter اٹھیک ہے It is a technical matter. You are law and parliamentary affairs minister. آپ اسپیکر نے ایک نام دیا ہے آپ تحریک پیش کر دیں اور اگر ممبر زان کو accept نہیں کرتے ہیں وہ ان کی مرضی ہے۔ But you have to move the resolution your have to vote it, if any body doesn't accept it. اگر ان کا view different ہے تو وہ اپنے ووٹ کے ذریعے express کریں گے But please views آپ move کریں آپ move کریں please

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): اسپیکر صاحب! چونکہ یہ ایک coalition گورنمنٹ ہے coalition گورنمنٹ میں ہے۔ جناب اسپیکر: دیکھیں یہ اسپیکر کی بات ہے کوئی چیز یہ technically ہوتی ہے۔

And parliamentary affairs minister has to only move to seek the which are decided by the Speaker guidance.

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): We can move any law we

want.

جناب اسپیکر: No وہاں دیکھیں پارلیمانی منستر صاحب آپ لاے منستر ہیں۔

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): I know my right Mr.Speaker!

جناب اسپیکر: You cooperate with chair ,cooperate with chair,

کریں اگر کسی کو اعتراض ہے وہ ووٹ کے ذریعے اپنی رائے کا اظہار کر دے گا لیکن یہ ٹیکنیکل ہے اس میں اگر لاے منستر ۔۔۔۔۔

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): I haven't been consulted we

آپ ہمیں ٹائم دے دیں جناب اسپیکر! ہم آپ سے request کرتے ہیں کہ آپ ہمیں ٹائم دیں اس پر مشاورت کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں یہ مشاورت کا نہیں ہے یہ اسپیکر کی بات ہے۔

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): We are not asking you but we

are requesting for time. جناب اسپیکر!

سردار شناہ اللہ زہری (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! جیسے منستر لاء ائینڈ پارلیمنٹری افیز رز نے کہا

کہ آپ ٹائم دے دیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں سردار صاحب! آپ میری گزارش سنیں وہاں ایک limited time

اجلاس اب پہنچنے کی تین مہینے بعد ہوتا ہے۔

سردار شناہ اللہ زہری (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): کیوں تین مہینے بعد ہمارا جو tenure ہے وہ چلتا

رہے گا آپ chair پر بیٹھے ہیں ٹائم پر اجلاس ہوتے رہیں گے۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! ان کو نام بھیجنا ہے وہاں ایک limited period

ہے اس کے اندر بھیج کر ہے جی۔ We have to communicate the name.

سردار شناہ اللہ زہری (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): تو چیزیں آپ لوگ decide کریں۔

جناب اسپیکر: یہ Pakistan Nursing Council Act کے تحت ہوتا ہے اس کو آپ

move کریں ہاؤس کسی کو elect نہیں کرتا تو وہ ہاؤس کا ہے لیکن ہمارے پاس ایک ٹائم ہے اور ہم constitutionally ایک سو بیس دن کے اندر اجلاس بلانے کے پابند ہوتے ہیں جی محترمہ!

محترمہ عظمیٰ احد پیر علیزی: میں بالکل روپینہ عرفان کی بات کی تائید کرتی ہوں پہلے ہمیں بتایا جائے کسی قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے۔ فائل ٹائم پر اگر رکھ دی جاتی ہے پھر اس پر بات کی جاتی ہے وہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پہلے اس کے بارے میں بات کی جائے پھر اس کے بعد اسے ٹیبل پر لائی جائے۔

جناب اسپیکر: جی نسرین کھیتران صاحبہ!

محترمہ نسرین حمّن کھیتران: جناب اسپیکر! last الدوار میں آپ کو یاد ہو گا کہ شمینہ سعید کا نام اسی طرح ٹیبل ہوا تھا اور اسے remove کیا گیا تھا تو اس میں کسی نے اعتراض نہیں کیا تھا۔

جناب اسپیکر: لاءِ منسٹر صاحبہ! It is a practice , It is practice !

محترمہ نسرین حمّن کھیتران: میری آپ سے یہ request ہے اسے پاس ہونے دیں پیش ہونے دیں یہ ٹیبل ہو چکی ہے اسے defer نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر: لاءِ منسٹر صاحبہ! It is the practice of the house so we have to

دیکھیں جو بھی نام ہے You just move it. follow the practice please.

کو اس پر اعتراض ہے وہ دو ٹنگ ہو جائے اس پر ہم دو ٹنگ کر دیں گے۔

محترمہ روپینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر صاحب!

I was asking you for the time , if you kindly go to your office and discuss it

there and we be able to better discuss matter.

جناب اسپیکر: I meant that you can't ask the chair go to your office

please, there are some decorums and manners of the

Assembly please. جی طارق مگسی!

نواہزادہ طارق مگسی: جناب اسپیکر صاحب! جو چیز یہاں پر ٹیبل ہوئی ہے اس کو یہاں پر آپ اس کو سمبلی

کے اندر کریں۔

جناب اسپیکر: ok ok

نوایزادہ طارق مگسی: چونکہ Assembly main forum

جناب اسپیکر: ok ok I did the solution ok ok ایں اس کا solution کرتا ہوں چونکہ

اب یہ ہاؤس کی پر اپنی ہے میں دوٹ کرواتا ہوں اگر ہاؤس کہیں گے اس کو deffer کیا جائے Then we have to move کیا جائے اگر ہاؤس کہتا ہے کہ اس کو ابھی move کیا جائے I will defer it.

کیونکہ move. Now it is house property. میں اکیلے اس پر ورنگ نہیں دے سکتا جو

ارکین اسمبلی اس کے حق میں ہے کہ اس کو ابھی move کیا جائے سیکرٹری count کریں۔

When it آیک طریقہ ہوتا ہے ہاؤس کا They may please raise their hands.

is the property of the house then I have to seek the

سیکرٹری صاحب count کیے آپ نے کتنے ہیں؟ guidance from the house.

Sir it is not the matter of who is the senior and junior it is the

matter we have to conduct according to the rules and those

تحریک کو اگلے who are against of this they may raise their hands.

اجلاس کے لیے موئخر کیا جاتا ہے۔

محترمہ نسرین حسن کھیتران: جناب اسپیکر! point of order! جہاں تک میرا خیال ہے کہ ہمیں اس

بات کا پابند ہونا چاہیے کہ پہلے جو فرما دیا ہاں پڑیں ہوتی ہے تو تیل کرنے سے پہلے آپ پورے ہاؤس کو اعتماد میں لینا ہوگا۔

جناب اسپیکر: وہ گورنمنٹ کا کام ہے جب اچنڈا issue ہوتا ہے تو گورنمنٹ بیٹھ کر اس پر

Which policy they are going to adopt ,this is decide کرے کر کے

سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکوم نامہ پڑھ کر سنائیں۔ not my job.

سیکرٹری اسٹبلی:

Order

In supersession of orders and numbers dated 1st July 2008 and In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of article 109 of the constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi , Governor Balochistan hereby prorogue the Provincial Assembly of the Balochistan 1st July 2008 of the session is over.

Sd/-

(Nawab Zulfiqar Ali Magsi)

Governor Balochistan.

جناب اپیکر: اب اسے میلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسے میلی کا اجلاس ایک بھروس منٹ پر اختتام پذیر ہوا)



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(اجلاس منعقدہ یکم رجولائی 2008ء بہ طابق 26 جمادی الثانی 1429ھجری بروز مغل) ۱۰

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	نominated ارکین اسمبلی کی حلف برداری۔	2
2	رخصت کی درخواستیں۔	3
9	تحریک التوانہبر 1 مجاہد شیخ جعفر خان مندوخیل۔	4
10	تحریک التوانہبر 3 مجاہد میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	5
14	تحریک التوانہبر 4 مجاہد شیخ جعفر خان مندوخیل۔	6
19	تحریک التوانہبر 5 مجاہد میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	7
21	تحریک التوانہبر 6 مجاہد میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	8
24	تحریک التوانہبر 7 مجاہد میر ظہور حسین خان کھوسہ۔	9
26	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی بلوچستان انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ مینجنمنٹ سائنسز کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ 2008ء مسودہ قانون نمبر 1 مصدرہ 2008ء۔	10
28	سرکاری قرداد: مشترکہ قرارداد نمبر 6 مجاہد محمد یونس ملازی (وزیر اطلاعات)۔	11

